السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی زوجہ مسمات پروین اختر دختر فضل کریم ساکن کورنگی نمبر 5 ، کراچی کو 6 جون 1974ء کو طلاق دی تھی ، اب میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ اپنی مذکورہ بیوی سے رجوع کر لوں ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

(سائل ریاض احمد ولد عبد الحکیم مکان نمبر 12 برنی روڈ نمبر 29 گڑھی شاہو لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال مجلس واحد کی تین طلاقین ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہیں اور رجعی طلاق کی عدت (تین حیض) کے اندر طلاق دہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مطلقہ بیوی کو دوبارہ آباد کرلے اور اگر عدت ختم ہوگئی تو پھر وہ نیا نکاح کرنے کا مجاز ہے ۔ اب دلائل پش کیئے جاتے ہیں ۔

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ...١... الطلاق

،، اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو توان کی عدت میں طلاق دیا کرو۔ ''

اب قرآنی الفاظ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ طلاق دہندہ باقاعدہ ہر طہر میں بلااجماع وزن شوئی ایک ایک طلاق دے اوایک مجلس میں ایک لفظ سے یا تین لفظوں کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دینا منع اور حرام ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

الطَّلـٰقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسـٰنٍ ... ٢٢٩... البقرة

،، رجعی) طلاقیں دوہیں پھر یا تو دستور کے موافق روک ہے یا بھلائی کے ساتھ رخصت ۔) ''

کہ یکے بعد دیگرے الگ الگ طہر (جب عورت کو خون نہ آتا ہو) میں ایک ایک کر کے طلاق دینی چاہیے : پھر ان تین طلاقوں میں یا تو دستور کے مطابق بیوی سے رجوع کر کے اسے آباد کرلے یا پھر بھلے طریق سے آزاد کردے ۔

(عَن بن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكرٍ وَسَنَتَينِ مِن خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً () صحیح مسلم شریف : ج 2 ص 477 کتاب الطلاق . سنن أبی داود (259/2

کے اقتدار کے ابتدائی دوسالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی تھی ۔ کے عہد سمیت حضرت عمر فاروق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر ابو بکر

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِعَبدِ يَزِيدَ : طَلِّقهَا فَفَعَلَ ، قَالَ رَاجِع امرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخوَتِهِ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : «قَد عَلِمتُ رَاجِعهَا» وَتَلَا : { يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ } (1) ابو داود ص 299 باب نسخ المراجعة بعد التطليقات)

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رکانہ صاحب کو اپنی مطلقہ بیوی ام رکانہ سے رجوع کرنے کا حکم دیا تواسنے کہا کہ حضرت میں تو اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے علم ہے ، تم رجوع کرلو۔

ازاں بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی ۔

عَن مَحمُودِ بنِ لَبِيدٍ قَالَ : «أُخبِرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - عَن رَجُلٍ طَلَّقَ امرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَينَ أَظهُرِكُم ، حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقتُلُهُ . (نسائی شریف ص 8 ج 2 ورواتہ موثقون بلوغ المرام ص 97 وقال ابن کثیر اسنادہ جید)

کہ جناب محمود بن لبید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے آدمی کی اطلاع دی گئی کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہوکر فرمایا کہ کیا میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلنا شروع کردیا گیا ہے ۔ تب ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی مانگی ۔

اقوال صحابہ کرام

(قال الحافظ ابن حجر وھو منقول عن علی وابن مسعود وعبد الرحمٰن بن عوف ولزبیر .) عون المعبود شرح ابی داوٗد ص 228 ج2

کہ حضرت علی، عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر کا یہی مذہب ہے۔

فقہائے امت کا فیصلہ

علامہ ابن مغیث نے مشائخ قرطبہ، امام طاؤس اور امام عمرو بن دینار کا یہی مذہب لکھا ہے۔ عون المعبود ج2 ص 229

مالکی فقہاء کا فتویٰ

(القول الثانی أنہ إذا طلق ثلاثا تقع واحدۃ رجعیۃ وھذا ھو المنقول عن بعض الصحابۃ وبہ قال داوٗد الظاھری واتباعہ وھو احد القولین لمالک وبعض اصحاب احمد. (4) حاشیہ شرح وقایہ: ص 71 ج2

کہ دوسرا قول یہ ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی (قابل مراجعت) طلاق واقع ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے، داوٗد ظاہری اور ان کے پیروؤں کا یہی فتویٰ ہے۔

نوٹ: راقم کے نزدیک ایک ہزار صحابہ کرام کا یہی مسلک ہے۔ تفصیل فتاویٰ ثنائیہ والتعلیق المغنی ج2 ص 47 میں ملاحظہ فرمایئں۔

فقہائے احناف کا فتویٰ

قال ابن تیمیہ وھو قال محمد بن المقاتل الرازی من ائمۃ الحنفیۃ.

یعنی محمد بن مقاتل رازی حنفی کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں، ایک رجعی طلاق واقع ہوگی۔ (1) فتاوی ثنائیہ: ص 55 ج2

اور متاخرین حنفیہ میں سے مفتی کفایت اللہ دہلوی، سید حفیظ الدین احمد حنفی اور حافظ علی بہادر خاں ایڈیٹر، ہلال نو، لکھنوئے بھی مجلس واحد کی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دیا ہے۔ (2) فتاوی: ص 29 ج2

بہر حال ہماری اس تفصیل سے ازروئے قرآن وحدیث یہ واضح ہوگیا ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ جس میں خاوند کو (ریاض احمد) اپنی مطلقہ بیوی (مسمات پروین اختر) سے رجوع کا حق حاصل تھا مگر چونکہ طلاق 6 جو 1947ء کو دی گئی ہے یعنی طلاق کو آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، یعنی عدت رجوع کی بیت چکی ہے، اس لئے اسے سابقہ نکاح کے تحت رجوع کا حق حاصل نہیں ہے۔ البتہ جدید نکاح کرنے کا مجاز ہے کیونکہ قرآن مجید میں رجعی طلاق کی عدت گزر جانے کے بعد جدید نکاح کی بلا حلالہ کے اجازت موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ... ٢٣٢... البقرة

کہ جب طلاق دو تم عورتوں کو، پھر وہ پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو اس سے کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جبکہ راضی ہوجاویں آپس میں موافق دستور کے۔

بخاری شریف کتاب التفسیر ص 649 ج2 اور تفسیر ابن کثیر ص 286 ج2 میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار نے اپنی ہمشیرہ (جمیلہ یا فاطمہ) کا نکاح ابوالبداح سے کر دیا تھا، پھر اس نے طلاق دے دی۔ جب عدت گزر گئی تو پھر اس نے رجوع کرنا چاہا تو حضرت معقل بن یسارؓ ازروے غیرت اس جوڑے کے بحال ہونے میں رکاوٹ بن گئے۔ تب اللہ یہ آیت شریفہ نازل فرمائی اور اس ٹوٹے ہوئے جوڑے کو دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔ بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں

(اَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ» فَنَزَلَتْ: { فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ } (3) بخاری کتاب التفسیر: ص 296 ج2

تفسیر بیضاوي میں اس آیت کے ذیل میں ہے:

المخاطب الاولیاء لما روی انھا نزلت فی معقل بن یسار حین عضل اختہ جمیلاء أن ترجع إلی زوجھا الأول بالاستناف (1) بیضاوی: سورۃ بقرۃ ص 152

معقل نے اپنی مطلقہ ہمشیرہ کو بعد از عدت دوبارہ نکاح کرنے سے روکا تو یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی۔ بہر حال حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، ابراہیم نخعی، امام زہری، امام ضحاک کا ہی مذہب ہے کہ رجعی طلاق کی کہ جب عدت گزرنے کے بعد نیا نکاح ہوسکتا ہے۔ (2) تفسیر ابن کثیر: ص 281، 282 ج1

فیصلہ:

چونکہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق وقوت کے مترادف ہیں اور رجعی طلاق کی عدت (تین خون) کے اندر بلا تجدید نکاح خاوند رجوع کرنے کا مجاز ہے۔ مگر حسب تصریح چونکہ طلاق 6 جون 1947ء سے واقع ہو چکی اور سابقہ نکاح کے تحت اب عدت گزر جانے کی وجہ سے رجوع نہیں ہوسکتا، اسلئے ریاض احمد اپنی مطلقہ بیوی پروین اختر کے ساتھ بلا حلالہ نکاح کرنے کا مجاز ہے اور یہ نکاح ازروئے شریعت بیضا بالکل جائز اور درست ہوگا۔ دلائل تفصیل سے ذکر کردیئے گئے ہیں، تاہم مفتی کا یہ جواب صحت سوال ہے اور وہ قانونی سقم کا ذمہ دار نہیں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص811

محدث فتویٰ